مطالعہ حدیث کورس

علم و عمل

www.KitaboSunnat.com

12

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (12) علم و عمل

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز
دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد
فون: 54-9261751
فیکس: 261648, 250821
ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس	....	مطالعہ حدیث
یونٹ نمبر	....	12
مؤلف	....	مولانا حبیب الرحمان
ناشر	....	دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد' پاکستان
مطبع	....	ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد
سن اشاعت	....	2000ء - 1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
پیش لفظ	
تعارف	۷
آیات قرآنی	۸
احادیث نبوی ﷺ	۹
علم کی اہمیت	۹
حدیث بیان کرنے میں غیر معمولی احتیاط	۱۱
علم حاصل کرنے کی فضیلت	۱۱
عالم کا مقام ومرتبہ	۱۳
علم کو چھپانا	۱۵
دنیا پرست عالم دین	۱۵
حق اور سچائی کی طرف بلانے والے کا مقام	۱۶
علم دین سے جہالت قیامت کی نشانی ہے	۱۷
اختلافات کا انجام	۱۸
کتاب اللہ میں اختلاف باعث ہلاکت ہے	۱۹
عبادت پر علم کی برتری	۲۱
علم کے حصول میں شرم اور عار نہیں محسوس کرنا چاہیے	۲۲
علم کی خاطر ایثار اور قربانی	۲۳
علم نافع اور غیر نافع	۲۴
علم فروشی سے بچنا	۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کی حفاظت اور قدر کرنے والوں کا مقام اور ناقدری کرنے والوں کا انجام	۲۵
علم و عمل	۲۶
کس قسم کا علم غیر مفید اور غیر نافع ہے	۲۷
اہل کتاب سے کوئی بات نقل کرنا	۲۷
سنت رسول کو زندہ رکھنے والے کا مقام و مرتبہ	۲۸
حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے	۲۸
خلاصہ	۳۰
فہرست مراجع	۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی' غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلحہ اب خود حدیث' اس کی جمع و تدوین' اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلحہ قیاسی بیان کی سی ہے' اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و توصیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح' حسن' ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بر وقت کی اور اعلی تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل' تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مفہوم و معنی	مصطلحات
تاریخِ تدوین	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث' یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو' شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلاتکلف اپنی رائے' تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
ڈائریکٹر جنرل
دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

مطالعہ حدیث کورس کا بارہواں یونٹ ہے' اس یونٹ میں احادیث نبوی کی روشنی میں علم کی اہمیت' فضیلت' مقام و مرتبہ' حق اور سچائی کے چھپانے کا انجام' بے عمل عالم کا انجام' علم کے ساتھ عمل کی اہمیت' علم نافع اور غیر نافع اور احیاء سنت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلام میں علم کی دوئی کا تصور نہیں ہے کہ یہ دینی علم ہے اور یہ دنیوی علم ہے بلکہ اسلام نے علم کو علم نافع اور علم غیر نافع میں تقسیم کیا ہے۔ ہر ایسا علم جس کا کوئی مقصد ہے یا دینی' اخلاقی' دنیوی فائدہ ہے' اسلام اس کے حصول کی ترغیب دیتا ہے' لیکن ایسے بے مقصد علوم جن سے وقت کے ضیاع کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے ان کی اسلام نے پر زور مذمت کی ہے اور ان سے منع کیا ہے مثلاً علم نجوم' علم رمل' جادو کا علم اور فحش لٹریچر (ادب) وغیرہ۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ دین اسلام میں علم کے مرتبہ و مقام سے آگاہی حاصل کریں گے اور یہ بات بھی آپ کے علم میں آئے گی کہ ہر مسلمان کے لیے حصول علم کیوں ضروری ہے اور علم و عمل کا آپس میں کتنا گہرا تعلق ہے۔ آپ یہ بھی جان لیں گے کہ علم کے حصول کا مقصد دنیا کا زیادہ سے زیادہ حصول نہیں ہے بلکہ علم کے حصول کا مقصد معرفت حق ہے اور ہر باطل سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ(١)خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ(٢)اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ(٣)الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ(٤)عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ(٥)

پڑھو (اے نبیؐ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا' جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو' اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا' انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔

قال اللہ تعالی: وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ۲۰ :۱۱۴)

"اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: "اور دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر"

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔ (الزمر ۳۹ :۹)

ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۔(المجادلہ ۵۸ :۱۱)

تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے' اللہ تعالی ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (الفاطر ۳۵ :۲۸)

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی

علم کی اہمیت :

عن معاوية رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين.

(بخاری و مسلم: كتاب العلم)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ لا حسد الا فی اثنتين رجل اتاه الله مالا فسلطه علی هلكته فی الحق ورجل اتاه الله الحكمة فهو يقضی بها ويعلمها.

(متفق عليه: كتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں ایک وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی دی پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی عطا کی پس وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

مفہوم :

۱۔ ظاہر ہے کہ دین کا علم و فہم تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے، جس کو یہ چیز ملی اسے دین و دنیا کی سعادت ملی، وہ اس سے اپنی زندگی سنوارے گا اور دوسرے بندگان خدا کی زندگیوں کو بھی سنوارنے کی کوشش کرے گا۔

۲۔ حدیث میں ''حسد'' سے رشک مراد ہے کیونکہ حسد ایک مذموم صفت ہے جس کا معنی یہ ہے کہ دوسرے سے نعمت اور خوشحالی ختم ہو جائے اور مجھے مل جائے جب کہ رشک میں دوسرے جیسی خوشحالی و نعمت کے حصول کی آرزو تو ہوتی ہے لیکن اس سے نعمت کے چھن جانے کا برا جذبہ نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ علم دین قابل رشک نعمت ہے کیونکہ دین و دنیا کی سعادت اس سے وابستہ ہے۔

عن ابی موسی رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ مثل ما بعثنی الله به من الهدیٰ والعلم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منها طائفة طیبة قبلت المآء فانبتت الکلأوا لعشب الکثیر وکان منها اجادب امسکت المآء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخریٰ انما هی قیعان لا تمسك مآء ولا تنبت کلأً فذلك مثل من فقه فی دین الله ونفعه ما بعثنی الله به فَعَلِمَ وَعَلَّمَ ومثل من لم یرفع بذلك رأسا ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به.

(متفق علیه: کتاب العلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ہدایت اور علم کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا بارش کی سی ہے جو زمین پر برسی پس زمین کا ایک حصہ عمدہ تھا جس نے پانی کو قبول کیا اور گھاس و دیگر بہت سی جڑی بوٹیاں اگائیں اور اس کا ایک حصہ غیر قابل تھا جس نے پانی کو اکٹھا کر لیا پس اللہ نے اس کے ذریعہ لوگوں کو نفع دیا پس انہوں نے اس سے خود بھی پانی پیا اور جانوروں کو بھی پلایا اور کھیتی سیراب کی وہ زمین کے ایک اور ایسے حصے کو بھی پہنچی جو چٹیل میدان تھا جس نے نہ تو پانی اکٹھا کیا اور نہ گھاس اگایا پس یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے دین میں سمجھ حاصل کی اور اسے اللہ تعالیٰ نے اس ہدایت کے ذریعہ نفع دیا جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے' فرمایا: پس اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم سکھایا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے جس نے اس ہدایت کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اس ہدایت کو قبول نہ کیا جو مجھے دے کر بھیجا گیا۔

مفہوم :

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے قرآن و سنت کے علم اور ہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے جو تمام زمین پر برستی تو یکساں ہے لیکن تمام زمین اس سے یکساں فیض یاب نہیں ہوتی' زمین کے بعض حصے اس بارش سے سر سبز و شاداب ہو جاتے ہیں اور انہیں نئی زندگی مل جاتی ہے لیکن بعض حصے اسی طرح بنجر اور چٹیل رہ جاتے ہیں۔

۲۔ علم دین اور ہدایت کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے' اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کا دین تمام انسانیت کے لیے باعث رحمت ہے لیکن توفیق صرف انہیں ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ہدایت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور اس کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور وہ جو حق کے متلاشی ہیں اور جن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت الٰہی سے فائدہ اٹھانے کی تڑپ موجود ہے۔

۳۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ضابطہ ہدایت کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے وہ قطعاً اس سے رہنمائی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی بات آپؐ نے ان الفاظ میں واضح کی کہ ''جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا'' یعنی جس کی زندگی کا مقصد صرف جانوروں کی طرح کھانا، پینا اور سو جانا ہے وہ اس ہدایت سے محروم ہے۔

عن سهل بن سعد رضی الله عنه ان النبیﷺ قال لعلی رضی الله عنه فوالله لان یهدی الله بك رجلا واحدا خیر لك من حمر النعم. **(بخاری و مسلم: کتاب العلم)**

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کہ ''اللہ کی قسم تیرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دینا تیرے لیے (عرب کی محبوب اور قیمتی چیز) سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔''

حدیث بیان کرنے میں غیر معمولی احتیاط:

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان النبیﷺ قال بلغوا عنی ولو ایة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوا مقعده من النار.

(بخاری: کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ''میری طرف سے لوگوں کو احکام پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے (سنی ہوئی) روایت بیان کر لیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں (بشرطیکہ وہ قرآن اور حضور ﷺ کی احادیث صحیحہ اور سلف صالحین کے بیان کردہ مسلک کے خلاف نہ ہو) اور جو شخص میری طرف منسوب کر کے دانستہ جھوٹ بولے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

علم حاصل کرنے کی فضیلت:

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول اللهﷺ قال ومن سلك طریقا یلتمس فیه علما سهل الله له طریقا الی الجنة. **(مسلم: کتاب العلم)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم تلاش کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ اگر کسی شخص کی سعی اور کوشش کے نتیجہ میں کوئی ایک شخص بھی راہ راست پر آجاتا ہے تو گویا اس نے اس شخص کو جہنم کی آگ سے بچالیا' ظاہر ہے کہ دعوت و اصلاح کا یہ سرمایہ اور یہ دولت دنیا کی ہر دولت سے بیش قیمت ہے۔

۲۔ دعوت و تبلیغ کے کام کے لیے علم کی ضرورت ہے لیکن جسے اللہ اور اس کے رسول کے جس قدر احکامات کا علم ہے وہ اس بات کا مکلّف ہے کہ انہیں دوسروں تک پہنچائے بصورت دیگر کتمانِ علم کا مجرم ہوگا۔

۳۔ اگر ایک شخص خوب جانتا ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے لیکن اپنے غلط عقیدے یا مسلک کی تائید میں اسے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ گویا دین میں تحریف کا مجرم ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۴۔ علم دین کا راستہ جنت کا راستہ ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا اِلّا ذکر اللہ تعالیٰ وما والاہ و عالما اومتعلما. (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : کہ "دنیا ملعون ہے اور اس کا سازو سامان بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے متعلقات کے اور عالم اور حصول علم میں مشغول طالب علم کے۔"

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع. (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم دین کی طلب میں گھر سے نکلے تو وہ گھر واپس آنے تک اللہ کے راستے میں شمار ہوگا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال لن یشبع مؤمن من خیر حتی یکون منتھاہ الجنۃ. (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : کہ مومن جنت میں پہنچنے تک بھلائی سے ہرگز سیر نہیں ہوتا" (بھلائی کا پیاسا رہتا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی امامة رضی اللہ عنه ان رسول اللہﷺ قال فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہﷺ ان اللہ وملائکته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت لیصلون علی معلمی الناس الخیر۔ (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عبادت گزار پر (باعمل) عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ مسلمان پر، پھر ارشاد فرمایا: کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی پانی میں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے حضرات کے لیے (اپنی اپنی شان کے مطابق) رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔

مفہوم:

۱۔ علم ہی کے ذریعہ چونکہ خالق حقیقی کی مرضی اور زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ معلوم ہو سکتا ہے اس لیے علم دین کا حصول موجب رحمت ہے۔

۲۔ جسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اس کا رب (پرورش کرنے والا۔ مالک) کون ہے؟ اس کے احکام کیا ہیں؟ اس کی مرضی پر چلنے کا طریقہ کیا ہے، کن کاموں سے وہ خوش ہوتا ہے اور کن سے ناراض ہوتا ہے تو ایسا شخص کس طرح اللہ کی رحمت کا مستحق بن سکتا ہے، وہ تو ملعون ہے یعنی اللہ کی رحمت سے دور ہے۔

۳۔ علم وعمل کی وجہ سے بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل وکرم سے جنت میں داخل کرتا ہے۔

۴۔ جب بندے علم کو عام کرتے ہیں اور نیکی کو فروغ دیتے ہیں تو دنیا کی ہر چیز ان کے حق میں دعا کرتی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے جس سے حیوانات ونباتات بھی فائدہ اٹھاتے ہیں جبکہ جہالت وبدکرداری کی وجہ سے سبھی عذاب کی زد میں آجاتے ہیں۔

عالم کا مقام ومرتبہ:

عن ابی الدردآء رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہﷺ یقول: من سلك طریقا یبتغی فیه علما سهل اللہ له طریقا الی الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها لطالب العلم رضاً بما صنع، وان العالم لیستغفر له من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی المآء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سآئر الکواکب وان العلمآء ورثة الانبیآء وان العلماء لم یورثوا دینارا ولا درهما انما ورثوا الانبیآء العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

(ابوداؤد و الترمذی: کتاب العلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص کسی راستے پر علم دین کی تلاش میں چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی طرف راہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم کے لیے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور واقعی (با عمل) عالم کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوق یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی سارے ستاروں پر اور بلا شبہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے اپنے ورثہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے وہ تو علم شریعت ہی ورثے میں چھوڑ کر جاتے ہیں تو جس شخص نے علم شریعت حاصل کیا تو اس نے سعادت کا ایک بڑا حصہ حاصل کر لیا۔"

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول نضر الله امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه فرب مبلغ اوعی من سامع. (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ترو تازہ رکھے جو ہم سے کوئی بات سن کر دوسرے کو ویسے ہی پہنچا دے جیسے خود سنی (کیونکہ) بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے۔ خود سننے والے سے بھی بات کو زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

مفہوم :

۱۔ یہ مقام و مرتبہ ان اہل علم کا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا، خوشنودی اور خدمت دین کے جذبے سے سرشار ہو کر علم دین سیکھتے اور سکھاتے ہیں اور ان کا مقصد علم دین کے ذریعہ حصول دنیا یا شہرت نہیں ہوتا بصورت دیگر یہی علم قیامت کے دن باعث وبال بھی بن سکتا ہے۔

۲۔ تعلیم و تربیت اور اصلاح کارِ نبوت ہے اور اس عظیم فریضہ کو سرانجام دینے والے انبیاء کے جانشین ہیں۔

۳۔ مذکورہ حدیث میں نبی ﷺ نے اس شخص کے حق میں دعا فرمائی ہے جو حدیث کو یاد رکھتا ہے اور اسے دوسروں تک منتقل بھی کرتا ہے، علم کو دوسروں تک منتقل کرنے کا ایک فائدہ آپ ﷺ نے یہ بتایا کہ اس طرح "احادیث" کو زیادہ بہتر طریقہ سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کو چھپانا :

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ من سئل عن علم فکتمه الجم یوم القیامة بلجام من نار. **(ابو داوٗد: کتاب العلم)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص سے علم دین کی کوئی بات (جو دین کی ضروریات سے متعلق ہو) پوچھی جائے' پھر وہ اسے چھپائے تو قیامت کے روز اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔“

دنیا پرست عالم دین :

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله عزو جل لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامة.

(ابو داوٗد: کتاب العلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہو دنیا کے سازوسامان کے لیے حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

عن ابن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال سمعت رسول اللهﷺ یقول ان الله لا یقبض العلم انتزا عا ینتزعه من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلمآء حتی اذالم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا. **(بخاری' مسلم: کتاب العلم)**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ علم کو ایسے نہیں اٹھاتا کہ اسے لوگوں کے دلوں سے چھین لے بلکہ علم کو علماء کرام کی وفات کے ذریعہ اٹھاتا ہے حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو اپنا پیشوا بنائیں گے پھر ان سے مسائل دریافت کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

مفہوم :

۱۔ کتمان علم (علم کو چھپانا) بہت بڑا جرم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ علم دین کے حصول کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہیے۔

۳۔ علم دین کو کاروبار اور حصول دنیا کا ذریعہ بنانا باعث وبال ہے اور دنیا پرست علماء کے لیے بڑی سخت وعید آئی ہے بلکہ یہودی دنیا پرست علماء سوء کو قرآن مجید نے کتے اور گدھے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

۴۔ اگر ایک شخص حق اور سچائی کی معرفت سے بہرہ مند نہیں ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام سے بالکل جاہل ہے تو وہ جاہل محض ہے خواہ وہ معاشیات' قانون اور فلسفہ کا بہت بڑا ماہر ہی کیوں نہ ہو' کیونکہ حقیقی علم معرفتِ حق کا نام ہے۔

حق اور سچائی کی طرف بلانے والے کا مقام :

عن أبی هريرة ان رسول اللهﷺ قال " من دعا إلى هدى' كان له من الاجر مثل اجور من تبعه' لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا ومن دعا إلى ضلالة' كان عليه من الاثم مثل آثام من تبعه' لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا. **(ترمذی: کتاب العلم)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جس نے ہدایت کی طرف دعوت دی' اسے اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور عمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہیں ہو گی۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں واضح طور پر گمراہ لیڈروں اور قائدین کا ہولناک انجام بتادیا گیا ہے کہ جن لوگوں کی انہوں غلط رہنمائی کی ہو گی سب کا بوجھ قیامت کے دن انہیں اٹھانا پڑے گا۔

۲۔ لیکن گمراہ لیڈروں کا ساتھ دینے والے یہ عذر پیش نہیں کر سکیں گے کہ ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے بلکہ عذاب سبھی کو ہو گا' گو کہ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ ہو گا۔

۳۔ حق کی دعوت دینے والوں کا کام جتنا مشکل ہے اتنا ہی مقام بھی بلند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم دین سے جہالت قیامت کی نشانی ہے :

عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال قال رسول ﷺ "من اشراط الساعة أن يرفع العلم، ويثبت الجهل ويشرب الخمر ويظهر الزنی". (ترمذی: کتاب الفتن)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم ختم ہو جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گا۔

عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال: ألا أحدثكم حديثا سمعته من رسول الله ﷺ لا يحدثكم أحد بعدی سمعه منه " ان من اشراط الساعة أن يرفع العلم، ويظهر الجهل، ويفشو الزنی، ويشرب الخمر، ويذهب الرجال، ويبقى النساء، حتى يكون لخمسين امرأة قيم واحد.

(ترمذی: کتاب الفتن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اسے رسول اکرم ﷺ سے (براہ راست) سننے والا میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بیان کرے گا، (حدیث یہ ہے کہ) قیامت کی نشانیوں میں چند نشانیاں یہ ہیں۔ علم (علم دین) ختم ہو جائے گا، جہالت عام ہو جائے گیا، بدکاری پھیل جائے گی، شراب پی جانے لگے گی، مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی، اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران صرف ایک مرد ہو گا۔

مفہوم :

۱۔ ان احادیث میں جن خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ امت مسلمہ میں انتہائی اخلاقی و دینی انحطاط کی پیش گوئی ہے یعنی اگر کسی دور میں ان خرابیوں اور کمزوریوں میں سے کوئی کمزوری عام ہو جائے اور امت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس میں مبتلا ہو جائے تو اس وقت ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس بگاڑ کو ختم کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے، بصورت دیگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے باز پرس ہو گی اور وہ اللہ کی عدالت میں مجرم ٹھہرے گا۔

۲۔ وہ اخلاقی اور دینی کمزوریاں جنہیں قیامت کی نشانی کے طور پر رسول اکرم ﷺ نے ذکر کیا ہے، ان سے بچنے کی زیادہ فکر کی جانی چاہیے کیونکہ وہ اس قدر خطرناک بیماریاں ہیں کہ پورے معاشرتی وجود ہی کو تباہ کر دیں گی۔

۳۔ علم دین سے جہالت بھی انہی خطرناک امراض میں سے ہے، کیونکہ جب ایک بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام سے جاہل ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل پیرا ہونا ناممکن ہو جائے گا۔

۴۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی صفات سے جتنا زیادہ ناواقف ہو گا وہ اسی سے اتنا ہی بے خوف ہو گا اور اس کے برعکس جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کے علم اس کی حکمت اور اس کی دوسری صفات کی جتنی معرفت ہو گی اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے خوف کھائے گا اور نافرمانی کرتے وقت اس کا وجود لرز اٹھے گا۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ اذا مات ابن ادم انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية أو علم ينتفع به او ولد صالح يد عو له . **(مسلم: كتاب العلم)**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب ابن آدم کو موت آ جاتی ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ (رفاہ عامہ کی غرض سے بنایا ہوا مسافر خانہ، ہسپتال، کنواں وغیرہ) اور وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

مفہوم:

۱۔ موت کے ساتھ ہی مہلت عمل بھی ختم ہو جاتی ہے اور دفتر عمل بند ہو جاتا ہے لیکن اس حدیث میں مذکور اعمال ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا اجر و ثواب کسی نہ کسی شکل میں ملتا رہتا ہے۔

۲۔ جس نے کسی کو علم دین سکھایا یا دینی کتب کی تصنیف و تالیف کے ذریعہ اس کی اشاعت کی جب تک دنیا اس کے علم اور کتابوں سے فیض یاب ہوتی رہے گی، اسے بھی برابر اس کا اجر و ثواب ملتا رہے گا۔

۳۔ اس حدیث سے علماء کی عظمت اور مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ باعمل اور صاحب کردار علماء جن کے علم سے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمان فیض یاب ہو رہے ہیں۔

اختلافات کا انجام:

عن عائشة رضی الله عنها قالت تلا رسول اللهﷺ "هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ڤ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (آل عمران ۳ :۷) قالت : قال رسول اللهﷺ "اذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رأیتم الذین یتبعون ماتشابه منه ' فأولئك الذین سمی الله ' فاحذروهم" .(ترمذی: کتاب التفسیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت : **ھوالذی أنزل علیك...... الأیة** (وہی خدا ہے جس نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے۔اس کتاب میں دو طرح کی آیات ہے ایک محکمات' جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں' دوسری متشابہات۔ جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے' وہ فتنہ کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بخلاف اس کے جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں' وہ کہتے ہیں کہ "ہمارا ان پر ایمان ہے' یہ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہے" اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانش مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں) تلاوت فرمائی اور اس کی تلاوت کے بعد فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ایسی آیات کے درپے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں' تو ایسے لوگوں سے دور رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کا یہاں ذکر کیا ہے۔

مفہوم :

۱۔ مُحکَم پکی اور پختہ چیز کو کہتے ہیں۔ آیات **مُحکَمات** سے مراد وہ آیات ہیں جن کی زبان بالکل صاف ہے' جن کا مفہوم متعین کرنے میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جنہیں تاویلات کا تختہ مشق بنانے کا موقع مشکل ہی سے کسی کو مل سکتا ہے۔ یہ آیات کتاب کی اصل بنیاد ہیں یعنی قرآن کریم جس غرض کے لیے نازل ہوا ہے اس غرض کو یہی پورا کرتی ہیں۔

۲۔ متشابہات سے مراد وہ آیتیں ہیں جن سے ہمارے مشاہدات و معلومات سے باہر کی باتیں تمثیلی و تشبیہی رنگ میں قرآن کریم نے بتائی ہیں' چونکہ ان کا تعلق ایک نادیدہ عالم سے ہے' اس لیے قرآن کریم نے تشبیہ کا انداز اختیار کیا ہے' ان کی اصل حقیقت کو علم الٰہی کے حوالہ کیا جانا چاہیے اور یہی اہل ایمان کا شیوہ ہے' اس لیے اپنی تمام تر توجہ محکمات پر صرف کرنی چاہیے جو لوگ فتنہ جُوْ (فتنہ برپا کرنے والے) ہوتے ہیں ان کا تمام تر مشغلہ متشابہات ہی کے متعلق بحث اور ان کے غلط سلط معانی بیان کرنا ہوتا ہے۔

کتاب اللہ میں اختلاف باعث ہلاکت ہے :

عن عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ أن عبد اللہ بن عمرو قال: ھجرت الی رسول اللہ ﷺ یوما قال فسمع أصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول اللہ ﷺ یعرف فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجهه الغضب . فقال "إنما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب". (مسلم: كتاب العلم)

عبداللہ ابن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا آپؐ نے دو افراد کی آوازیں سنیں جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے' نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو حالت یہ تھی کہ غم اور غصہ کا اظہار آپ کے چہرہ مبارک سے ہو رہا تھا' آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ بھی اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کیا تھا۔

مفہوم:

۱۔ علمی نوعیت کے اختلاف کی ممانعت نہیں ہے بلکہ اس سے تو علم میں مزید وسعت آتی ہے' ممانعت اس اختلاف کی ہے جس کی بنیاد علم کے بجائے نفسانیت' ہٹ دھرمی اور ضد پر ہو۔

۲۔ اس قسم کا اختلاف یقیناً تباہ کن ہے جو امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دے اور اس کی عظیم قوت کو ختم کر کے رکھ دے۔

عن جندب بن عبدالله البجلي رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ "اقرؤا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم فإذا اختلفتم فيه فقوموا". (بخاری: فضائل القرآن)

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم پڑھو جب تک تمہارے دل میں رغبت اور شوق رہے' اور جب دل ساتھ نہ دے (اور طبیعت اکتا جائے) تو اٹھ کھڑے ہو۔

مفہوم:

۱۔ بے دلی اور بے شوقی سے تلاوت کرنا قرآن مجید کے احترام کے خلاف ہے۔

۲۔ تلاوت قرآن اسی وقت تک کرنی چاہیے جب تک ذوق وشوق بر قرار رہے۔ تلاوت کرتے ہوئے کبھی طبیعت میں اکتاہٹ محسوس ہو تو تلاوت کو موقوف (ختم) کر دینا چاہیے۔

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال كنت انا وجارلي من الانصار في بني امية بن زيد وهي من عوالي المدينة وكنا نتناوب النزول على رسول الله ﷺ يَنْزِلُ يوما وَاَنْزِلُ يوماً فاذا نزلت جئته بخبر ذالك اليوم من الوحي وغيره فاذا نزل فعل مثل ذلك. (بخاری: كتاب العلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی قبیلہ بنو امیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن زید میں رہتے تھے' یہ محلّہ مدینہ کے مضافات میں تھا' ہم دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' ایک دن وہ حاضر ہوتے اور ایک دن میں حاضر ہوتا' جب میں حاضر ہوتا تو انہیں (تازہ ترین) وحی وغیرہ کے بارے میں بتادیتا اور جب وہ جاتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔

مفہوم :

۱۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ کم از کم دین کا بنیادی علم حاصل کرے تاکہ اسے معلوم ہو کہ ایک مسلم اور غیر مسلم کے طرز عمل میں کیا فرق ہے ؟ اسلام کی سرحدیں کہاں ختم ہوتی ہیں اور کہاں سے شروع ہوتی ہیں' ورنہ جہالت کی وجہ سے بہت سے ایسے کام بھی کر بیٹھے گا جس کا حقیقت میں اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا لیکن وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتا رہے گا۔

۲۔ حضرت عمرؓ نے گھریلو ضروریات کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ تازہ ترین صورت حال اور نئی آنے والی وحی سے باخبر رہنے کے لیے کیا ہی عمدہ طریقہ اختیار کیا تھا آج کی بے پناہ تمدنی مصروفیات میں علم دین کے حصول کے لیے دو قریبی تعلقات رکھنے والے افراد کے لیے کسی علمی محفل میں شرکت کے لیے اس نوع کا کوئی طریقہ اختیار کرنا موزوں ہو سکتا ہے۔

عبادت پر علم کی برتری :

عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله ﷺ انه قال : قليل العلم خير من كثير العبادة' وكفى بالمرء علما اذا عبدا لله' وكفى بالمرء جهلا اذا اعجب برأيه' انما الناس رجلان' عالم و جاهل' فلا تمار العالم ولا تحاور الجاهل. (دارمي:مقدمة)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے۔ کسی شخص کے عالم ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے' اور کسی کے جاہل ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ اسے اپنی رائے ہی اچھی لگتی ہو (یعنی وہ خود پسندی کا شکار ہو) لوگ دو قسم کے ہیں' ایک وہ لوگ جو صاحب علم ہیں اور دوسرے وہ جو جاہل ہیں عالم سے جھگڑا نہ کرو اور جاہل سے بحث مباحثہ میں نہ الجھو۔

عن ابن عباس يقول قال رسول الله ﷺ : فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد.

(ترمذی: كتاب العلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : ایک فقیہ (دین کا علم رکھنے والا) شیطان پر ہزار عبادت گزاروں کے مقابلہ میں بھاری ہے۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں عابد سے مراد ایسا عابد ہے جو عالم نہ ہو' اگر عالم بھی ہے اور عابد بھی تو ظاہر ہے کہ اس کا مقام سب سے بلند ہے۔

۲۔ چونکہ علم روشنی ہے اور عالم کو معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کن کن راستوں سے اس کا دین تباہ کر سکتا ہے۔ اس لیے وہ شعوری طور پر اپنے دشمن اور اس کے حملوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے لیکن عابد کے پاس اتنی روشنی اور بصیرت نہیں ہوتی اس لیے اس کے پھسلنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

علم کے حصول میں شرم اور عار نہیں محسوس کرنا چاہیے :

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ: شفاء العی السوال (مشکوۃ: باب التیمم)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : نہ جاننے کا علاج یہ ہے کہ (کسی صاحب علم سے) پوچھ لیا جائے۔

قالت عائشة رضی اللہ عنہا نعم النساء نساء الانصار لم یمنعھن الحیاء أن یَتَفَقَّهْنَ فی الدین . (صحیح بخاری: کتاب العلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ : اللہ تعالیٰ انصار کی عورتوں پر رحم فرمائے کہ ان کو دین کا علم سیکھنے میں کسی قسم کی حیا مانع نہ ہوئی۔

مفہوم :

۱۔ اگر کسی شخص کو دین کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو اسے کسی دوسرے صاحب علم سے دریافت کرنے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہر شخص کا علم محدود ہے۔

۲۔ علم کے حصول میں عموماً دو ہی چیزیں زیادہ رکاوٹ بنتی ہیں :

۱۔ تکبر و غرور ۲۔ شرم اور حیاء

۳۔ انصار کی عورتیں جن کی حضرت عائشہؓ نے تعریف فرمائی امت کی عورتوں کے لیے علم دین کے حصول کے سلسلے میں مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۴۔ اگر کسی مسئلہ کا علم نہ ہو تو کہہ دینا چاہیے **"واللہ اعلم"** (اللہ تعالیٰ ہی زیادہ بہتر جانتا ہے) اس سے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم کی شان میں کمی نہیں آتی بلکہ اللہ کے ہاں اس کا مقام بلند ہوتا ہے۔

علم کی خاطر ایثار اور قربانی :

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: ان الناس يقولون اكثر ابوهريرةؓ ولو لا آيتان فی كتاب الله ماحدثت حديثا ثم تلا "ان الذين يكتمون ما أنزل الله من الكتٰب" و"ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينٰت والهدیٰ" وان اخواننا المهاجرين كان يشغلهم الصفق واخواننا الانصار كا ن يشغلهم العمل فی اموالهم وان اباهريرة كان يلزم رسول اللهﷺ يشبع بطنه ويحضر مالا يحضرون. (بخاری: كتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بیان کرتے ہیں کہ : لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ زیادہ احادیث نقل کرتے ہیں' اگر اللہ کی کتاب میں دو آیات نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا' پھر آپؓ نے سورۃ بقرہ کی آیت ان الذين يكتمون...... **الاية** (آیت : ۱۷۴)(جو لوگ اللہ تعالٰی کی کتاب سے ان آیات کو چھپاتے ہیں جو اس نے نازل فرمائی ہیں اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں) اور یہ آیت **ان الذين يكتمون ...... الاية** (البقرۃ : ۱۵۹) "جو لوگ ہمارے احکام اور ہدایات کو جو ہم نے نازل کی ہیں کسی غرض فاسد سے چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے انہیں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے' ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں" تلاوت فرمائی' (پھر فرمایا) ہمارے مہاجر بھائی اپنے کاروبار میں مصروف ہوتے تھے اور ہمارے انصار بھائی اپنے کھیتوں میں کام کرتے تھے اور ابو ہریرہ خالی پیٹ نبی ﷺ کے ساتھ ہر وقت رہتا اور ایسے وقت بھی نبی ﷺ کے ساتھ ہوتا جب دوسرے لوگ نہیں ہوتے تھے۔

مفہوم :

۱۔ ظاہر ہے کہ جس نے جتنا زیادہ وقت رسول اکرم ﷺ کی معیّت میں گزارا اتنا ہی اسے زیادہ فیض حاصل ہوا ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سات ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن اس کے بعد سارا وقت آپ نے نبی ﷺ کی معیّت میں گزارا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن الاعمش (مرسلا) قال قال رسول اللہ ﷺ :آفة العلم النسیان واضاعته أن تحدث به غیرا هله. (مشکوة: کتاب العلم)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نسیان علم کے لیے خطرناک مصیبت ہے اور نااہل لوگوں کے سامنے علمی بات کرنا علم ضائع کرنا ہے۔

مفہوم :

ا۔ اس حدیث میں اس بات کی تلقین ہے کہ علم کے حصول کے بعد اس کی حفاظت کا اور زندہ رکھنے کا پورا پورا اہتمام ہونا چاہیے۔

۲۔ کسی ایسے شخص کے سامنے ایسی علمی گفتگو کرنا جو اس کی سمجھ اور ذہنی دسترس سے باہر ہے بے فائدہ ہے۔

علم نافع اور غیر نافع :

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال کان من دعاء النبی ﷺ اللهم انی اعوذبك من علم لا ینفع ومن دُعاءٍ لا یسمع' ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع . (سنن ابن ماجه: کتاب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی تھی کہ :اے اللہ میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور اس دعا سے پناہ چاہتا ہوں جو سنی نہ جائے' اور اس دل سے پناہ چاہتا ہوں جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور اس نفس سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو کبھی سیر نہ ہوتا ہو۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال کان رسول اللہ ﷺ یقول اللهم انفعنی بما علمتنی' وعلمنی ما ینفعنی وز دنی علما' والحمد لله علی کل حال (ترمذی: کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے :اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے اسے میرے لیے نافع اور مفید بھی بنا' اور مجھے صرف وہی سکھا جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما اور ہر حال میں تعریف صرف اللہ کی ہے۔

مفہوم :

ا۔ اسلام علم کی صرف اس تقسیم کا قائل ہے جو نافع اور غیر نافع ہے۔

۲۔ نافع وہ علم ہے جس پر عمل کر کے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کی جا سکے اور جس کے حصول میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین ودنیا کی بھلائی ہو۔

۳۔ غیر نافع وہ علم ہے جو نہ تو اللہ کی معرفت اور خشیت کا ذریعہ بن سکے اور نہ اس سے دنیا اور آخرت میں کوئی فائدہ حاصل ہو سکے۔

علم فروشی سے بچنا:

عن ابن عباس عن النبیﷺ قال: ان ناساً من أمتی سیتفقهون فی الدین، ویقروء ون، ویقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیا هم ونعتزلهم بد یننا ولا یکون کذالك کما لا یجتنی من القتاد الا الشوك کذالك لا یجتنی من قربهم الا الخطایا. (سنن ابن ماجه : کتاب الایمان)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور (ان کا طرز عمل یہ ہو گا کہ دنیوی مفادات حاصل کرنے کے لیے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے) اور پھر یہ بھی کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کا قرب حاصل کر کے دنیا بھی حاصل کر لیں گے اور اپنے دین کو بچا لیں گے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا جس طرح ببول کے درخت سے صرف کانٹے ہی چنے جا سکتے ہیں اسی طرح ان (حکمرانوں) کا قرب حاصل کرنے سے صرف گناہوں کے بوجھ میں ہی اضافہ ہوتا ہے

مفہوم:

۱۔ حق پرست علماء کو دنیا کے فوائد حاصل کرنے اور امراء کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ چیز کسی طرح بھی مفید نہیں ہے بلکہ یہ طرز عمل علماء کے وقار کے خلاف ہے۔

۲۔ علم فروش علماء کا عبرت ناک انجام متعدد احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

علم کی حفاظت اور قدر کرنے والوں کا مقام اور ناقدری کرنے والوں کا انجام:

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال لوأن اهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند اهله لسادوا به اهل زما نهم ولکنهم بذلوه لاهل الدنیا لینالوا به من دنیاهم، فهانوا علیهم سمعت نبیکم ﷺ یقول: من جعل الهموم هما واحدا هَمَّ آخرته کفاه الله هَمَّ دنیاه، ومن تشعبت به الهموم فی أحوال الدنیا لم یبال الله فی أی او دیتها هلك. (سنن ابن ماجه: کتاب الایمان)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر علماء علم کی حفاظت کریں اور اہل لوگوں کو علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچائیں تو وہ اپنے دور کے امام اور قائد بن جائیں لیکن حصول دنیا کے لیے یہ اہل دنیا کے پاس جاتے ہیں تو یہ علماء اہل دنیا کے سامنے بے وقار ہو جاتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جس کو صرف ایک ہی فکر اور پریشانی یعنی آخرت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی فکر مندیوں سے نجات دے دیتا ہے اور جسے دنیا کی فکر مندیوں نے گھیر لیا، اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے کہ اسے کس وادی میں موت آتی ہے۔

مفہوم:

۱۔ اگر علم کو اس کا صحیح مقام دیا جائے تو یہ دنیا میں عزت و سعادت کا ذریعہ ہے اور آخرت میں بھی اللہ کی رضا کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

۲۔ دنیا پرست علماء علم اور دین دونوں کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں اس لیے خود ان کو بھی رسوا ہونا پڑتا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کا حل نکال دیتا ہے لیکن جب بندہ اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو کر اپنے مسائل خود حل کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو گا بلکہ اس کی پریشانیوں میں اضافہ ہو گا۔

علم و عمل:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: العلم علمان، علم فی القلب فذالک العلم النافع و علم علی اللسان فذالک حجۃ اللہ عزو جل علی ابن آدم۔ (دارمی: مقدمہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: علم دو طرح کا ہے، ایک وہ علم ہے جس کا اثر دل پر ہوتا ہے یہ علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان کی حد تک ہی ہے، یہ ابن آدم کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت (دلیل) ہو گا۔

عن ابن مسعود عن النبی ﷺ انہ قال: لا تزول قدما العبد حتی یُسألَ عن خمس خصال، عن شبابہ فیما ابلاہ، وعمرہ فیما أفناہ، وعن مالہ من أین اکتسبہ وأین أنفقہ وعن علمہ ماذا عمل فیہ۔ (ترمذی: کتاب القیامۃ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور) جب تک پانچ چیزوں کے متعلق پوچھ نہ لیا جائے، اس وقت تک ابن آدم کے قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹ سکیں گے۔ (وہ یہ ہیں) جوانی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے جوانی کن کاموں میں صرف کی ہے، عمر کس کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لگائی ہے' مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور یہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنے علم پر کیا عمل کیا۔

مفہوم :

۱۔ آخرت میں صرف علم نافع ہی نجات کا ذریعہ بنے گا اور بے عمل علماء کے خلاف ان کا علم حجت بن جائے گا اور ان کی تباہی کا باعث بنے گا۔

۲۔ حدیث نبوی میں مذکورہ پانچ اہم چیزوں میں سے علم کے متعلق بطور خاص سوال ہو گا کہ جو کچھ سیکھا تھا اس کے مطابق خود بھی عمل کیا تھا یا نہیں ؟

کس قسم کا علم غیر مفید اور غیر نافع ہے :

عن ابی هريرة رضى الله عنه أن النبی ﷺ دخل المسجد فرأى جمعا من الناس على رجل فقال وما هذا' قالوا: يارسول الله رجل علامة' قال وما العلامة' قالوا اعلم الناس بأنساب العرب واعلم الناس بعربية واعلم الناس بشعر واعلم الناس بما اختلف فيه العرب فقال رسول الله ﷺ هذا علم لا ينفع وجهل لا يضر. (العلم والعلماء: ابن عبدالبر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں' آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول! یہ بڑا عالم آدمی ہے' آپؐ نے پوچھا کس چیز کا عالم ہے ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یہ عربوں کے نسب سے سب سے زیادہ باخبر ہے' عربی زبان زیادہ جاننے والا ہے' اسے سب سے زیادہ اشعار کا علم ہے' اور عربوں کا جس معاملہ میں اختلاف ہوتا ہے اسے یہ زیادہ جانتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ : یہ علم نہ تو نافع ہے اور نہ ہی اس سے بے خبری کوئی نقصان دہ ہے۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں نبی ﷺ نے خود علم نافع اور غیر نافع کی وضاحت فرما دی ہے۔

۲۔ ظاہر ہے کہ ان چیزوں پر آدمی کی ہدایت کا مدار نہیں ہے جن کا حدیث میں ذکر ہوا ہے۔

اہل کتاب سے کوئی بات نقل کرنا :

عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله: بلغوا عنی ولو أية وحدثو عن بنی اسرائيل ولا حرج. (سنن ترمذی: كتاب العلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری بات دوسروں تک پہنچاؤ خواہ وہ ایک ہی بات کیوں نہ ہو' اور بنی اسرائیل سے کوئی بات نقل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے

مفہوم:

۱۔ اہل کتاب سے کوئی بات نقل کرنے میں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ان کی کسی بات کی تصدیق صرف اسی صورت میں کی جاسکتی ہے جب قرآن وسنت اس کی تصدیق کرے۔

۲۔ قرآن وسنت اہل کتاب کی جن باتوں کی تکذیب کرتے ہیں ہم بھی ان کی تکذیب کریں گے۔

۳۔ جن باتوں کی تصدیق یا تکذیب قرآن وسنت سے نہ ہو سکے' ان کی نہ تو ہم تصدیق کریں گے اور نہ تکذیب۔

سنت رسول کو زندہ رکھنے والے کا مقام ومرتبہ:

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ: يا بني ان قدرت أن تصبح وتمسي وليس في قلبك غش لأحد فافعل ثم قال لي يا بني وذالك من سنتي ومن احيا سنتي فقد أحياني ومن أحياني كان معي في الجنة. (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بیٹے اگر تیری صبح وشام اس حال میں ہو کہ تیرے دل میں کسی کے لیے کوئی کینہ نہ ہو تو ایسا کر' پھر مجھے فرمایا کہ: اے بیٹے! یہ میرا طریقہ ہے جس نے میرے طریقہ کو زندہ کیا اس نے گویا مجھے زندہ کیا جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

مفہوم:

۱۔ کس قدر عظیم مقام ہے ان خوش نصیب داعیانِ دین کا جو بگاڑ اور انحطاط کے دور میں اللہ کے دین اور نبی ﷺ کے طریقہ کو زندہ رکھنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

۲۔ سنت سے مراد نبی اکرم ﷺ کا طریقہ زندگی ہے جس نے جس قدر سنت نبوی کو زندہ کیا اسی قدر اس کا صلہ اسے ملے گا۔

حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله الكلمة الحكمة ضالة المؤمن فحيث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجدها فهو أحق بها. (ترمذی: کتاب العلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حکمت (دانائی) کی بات مومن کی متاع گم شدہ ہے، جہاں بھی ملے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

مفہوم :

اس حدیث میں نبی ﷺ نے اہل ایمان کو علم کے ہر شعبہ میں اور زندگی کے ہر میدان میں ہونے والی جدید تحقیق سے آگاہ ہونے اور اس سے عملی استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

اسلام میں علم کی اہمیت و فضیلت :

دین اسلام میں علم کی اہمیت کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ فاران کی چوٹی سے جب ہدایت کا سورج طلوع ہوا تو اس نے انسانیت کو یہ پیغام دیا

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ (العلق ٩٦ : ١)

"پڑھو (اے نبیؐ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا"

کتاب الٰہی کا آغاز ہی پڑھنے کے حکم سے ہو رہا ہے۔ گویا اس دین کی بنیاد ہی پڑھنے، قلم اور کتاب پر رکھی گئی ہے۔ پھر مخلوقات خداوندی میں انسان کو اشرف المخلوقات کا جو اہم مقام عطا ہوا ہے وہ بھی "علم" ہی کی بدولت ہے۔ یوں تو علم دین کی ضرورت اور اہمیت ہر دور میں مُسَلَّمہ رہی ہے اور جب تک امت کی توجہ اس پر مرتکز رہی وہ گمراہی، ذلت و رسوائی، حرص و ہوس، عیش و عشرت اور کجروی سے بچی رہی...... لیکن غیر ضروری خواہشات اور احتیاجات نے جونہی اپنے پر پھیلائے مسلمان دنیا کی چمک دمک اور مادی رجحانات کی جانب اس قدر راغب ہوئے کہ دین کی بنیادی تعلیمات تک نگاہوں سے اوجھل ہوتی گئیں۔ عصر حاضر کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ مسلمان کیوں ہے؟ بحیثیت مسلمان اس کا دین اس سے کیا تقاضا کرتا ہے؟ حلال و حرام میں کیا فرق ہے؟ ایمان پر قائم رہنا کیوں ضروری ہے؟ فرائض و واجبات کیا ہیں؟ اسلامی عقائد اور ارکان کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کیا ہیں؟ ان تمام کوتاہیوں کا اصل سبب دین سے ناواقفیت ہے۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان اپنے مقام سے آگاہ ہوں، اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا ادراک کریں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود سے واقف ہوں اور شعائرِ اسلامی کے سچے پاسدار ہوں، لیکن یہ سب اس وقت ہوگا جب دین کی ضروری باتوں کا انہیں علم ہو۔

اسلام کی بنیادی اور اصولی تعلیم کا سمجھنا آسان ہے :

اسلام دین فطرت ہے جس طرح فطری چیزوں کا سمجھنا آسان ہوتا ہے اسی طرح اسلام کی بنیادی اور اصولی تعلیم کا سمجھنا بھی آسان ہے۔ اس مقصد کے لیے کسی ڈگری یا ڈپلومہ کی ضرورت نہیں، ایک کم پڑھا لکھا بلکہ ان پڑھ بھی اسلامی تعلیمات کو بہت زیادہ محنت کیے بغیر تھوڑے وقت میں نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے بشرطیکہ علم دین کی ضرورت اور اہمیت کا احساس ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصول علم کے مراتب :

۱۔ **فرض عین :** علم کا ایک مرتبہ فرض عین ہے' وہ یہ کہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کے اس حکم یا احکام کا علم حاصل کرنے کا مکلّف یا پابند ہے' جو اس سے متعلق ہیں مثلاً ایک عاقل اور بالغ انسان پر ایمانیات کا علم' فرائض' واجبات کا علم' حلال و حرام کا علم' شریعت کی متعین کردہ حدود کا علم فرض عین ہے۔ جب ایک آدمی نکاح کرنے لگے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ نکاح اور طلاق کے مسائل سے باخبر ہو' اسی طرح کاروبار کرنے والے کے لیے جائز و ناجائز کاروباروں کا علم حاصل کرنا فرض ہے' تاکہ وہ کاروبار کے جائز طریقوں کو اختیار کرے اور ناجائز طریقوں سے بچے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں ایسے لوگوں کو تجارت سے منع کر دیا تھا جنہیں تجارت کے مسائل و احکام کا علم نہیں ہوتا تھا۔

۲۔ **فرض کفایہ :** علم کا دوسرا مرتبہ فرض کفایہ ہے یعنی کتاب و سنت فقہ اسلامی اور دیگر ضروری علوم کا پورا' جامع اور گہرا علم حاصل کرنا اور ماہر شریعت عالم کے مقام پر فائز ہونا۔ لوگوں کی علمی قیادت اور رہنمائی کے لیے امت میں اس طرح کا کامل اور جامع علم رکھنے والے علماء کا وجود فرض کفایہ ہے۔

اسلام کا تصور علم :

اسلام میں جدید و قدیم اور دین و دنیا کی دوئی کا کوئی تصور نہیں ہے بلکہ اسلام ایک قسم کے علم کو نافع اور دوسری قسم کو غیر نافع قرار دیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ دعا کیا کرتے تھے **"اللھم انی اعوذ بک من علم لاینفع"** (اے اللہ میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نافع نہ ہو)۔ اسلام نے جو تصور علم دیا ہے اس میں سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ علم کا سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ علم اشیا اسی کا دیا ہوا ہے اور انسان کی ہدایت کا علم بھی اسی کی طرف سے ہے جو حواس اور عقل و تجربہ بڑے اہم ذرائع علم ہیں لیکن وحی سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔

قرآن مجید کے بیان کے مطابق انسان کو روئے زمین پر خلافت کا بلند ترین منصب علمی برتری کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک مسلمان علمی قیادت و سیادت پر فائز رہے ہیں اقوام عالم کی عظیم رہنمائی بھی کرتے رہے ہیں' آج کا انسان سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں اوج کمال پر پہنچ چکا ہے' ظاہر ہے کہ انسان اس منزل پر یکبارگی نہیں پہنچا ہے بلکہ اس ترقی کے پیچھے صدیوں کی کاوشیں ہیں اور سائنس کو موجودہ مقام تک پہنچانے کے لیے مسلمانوں نے اپنے خون جگر سے اس شجرہ علم کی آبیاری کی ہے۔ آج بھی علم کی اس عظیم دولت سے مالا مال ہو کر مسلمان اقوام عالم کی رہنمائی کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنی زندگیوں کو اس کتاب ہدایت کے مطابق ڈھال لیں اور دین و دنیا کی تفریق ختم کر کے اسلام کے تصورِ علم کو اختیار کر لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مراجع

یونٹ نمبر12

۱۔ عمر پوری، عبدالغفار حسن	انتخاب حدیث،	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	۱۹۹۸ء
۲۔ طیب، قاری محمد طیب،	اسلام میں دعوت و تبلیغ کے اصول، دعوۃ اکیڈمی		۱۹۹۱ء
۳۔ ندوی، جلیل احسن،	سفینہ نجات،	ادارہ ترجمان القرآن	۱۹۹۵ء
۴۔ ندوی، جلیل احسن،	راہ عمل	ادارہ ترجمان القرآن	
۵۔ ندوی، جلیل احسن،	زادہ راہ	ادارہ ترجمان القرآن	
۶۔ نعمانی، محمد منظور،	معارف الحدیث،	دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی	
۷۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید بن ماجہ	سنن ابن ماجہ	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ